سسی پنوں

انتساب

محترمہ صغریٰ صدف

اور

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

کے نام

جن کے ساتھ میرا پیار اور خلوص کا رشتہ ہمیشہ رہے گا

\Documen
and
ttings\Ma
Desktop\

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

اہتمام اشاعت: مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

کتاب کا نام = سی حرفی سسی پنوں

مصنف = حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

مرتب = صاحبزادہ مسعود احمد

ناشر = مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

اشاعت اوّل = مئی 2013ء

مطبع =

تعداد = 500

قیمت = 60روپے

سلسلہ اشاعت = 3

ملنے کا پتہ = صاحبزادہ مسعود احمد

پوسٹ بکس 612 فیصل آباد، پاکستان

موبائل = 0092-345-7681542

0092-313-8666611

Email: president_alampuri@yahoo.com

president_org@hotmail.com

Website:www.alampuri-research.org

مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) کی طرف سے شائع شدہ اور زیرِ اشاعت کُتب کی تفصیل درج ذیل ہے

شائع شدہ تصانیف:

ڈونگھے راز	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ اک مطالعہ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
صحراؤں میں بہتے دریا	محمد سرفراز	
چٹھیاں	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
حلیہ شریف حضورؐ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
سی حرفی سسّی پنوں	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
چوپٹ نامہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
پندھ نامہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد

ان کے علاوہ گورنمنٹ آف پاکستان کے سب سے بڑے ادارے اکادمی ادبیات پاکستان نے بھی صاحبزادہ مسعود احمد کی تصنیف ''مولوی غلام رسول عالمپوریؒ شخصیت اور فن'' شائع کی ہے۔

زیرِ اشاعت تصانیف:

درج ذیل کُتب کمپوز ہوچکی ہیں اور ان میں سے کچھ کتب پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزر کر اشاعت کے مرحلے میں داخل ہونیوالی ہیں۔

روح الترتیل	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: محمد عیص عابد
داستانِ امیر حمزہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مسئلہ توحید	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
احسن القصص	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مآرب الخاشعین	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

فہرست

1	نذرانہ عقیدت بحضور حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	1
2	سوانح حیات حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	3
3	سی حرفی سسی پنوں	6

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

پوسٹ بکس نمبر 612 جی پی او، فیصل آباد، پاکستان۔

دیباچہ

یہ بات بہت سالوں سے میرے اندر کروٹ لیتی رہی کہ مولوی صاحبؒ کی وہ تصنیفات جو شائع ہو چکی ہیں یا اشاعت کے بعد اب بازار میں نایاب ہو چکی ہیں اور جو تصانیف ابھی شائع نہیں ہوئیں اُن کو کتابت کی غلطیوں سے پاک کر کے شائع کیا جائے۔ یہ بات آج کی نہیں بلکہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی اس خیال نے ہمیشہ مجھے متحرک رکھا اور بے چین بھی میری زندگی کا کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرا جو میں نے مولوی صاحبؒ کی شخصیت، کلام، اُن کے مزار اقدس کی تعمیر اور اُن کی یادگاروں کی تعمیر کے بارے سوچ بچار کے بغیر گزارا ہو اور اگر سچ پوچھیں تو یہ باتیں میری زندگی سے منسلک نہ ہوتیں، یہ تحریک میرے اندر نہ ہوتی تو شائد میرا حال کیا ہوتا۔ جس طرح میری زندگی میں اُتار چڑھاؤ بڑے عجیب طریقے سے آئے مجھے صرف آپؒ کی شخصیت اور کلام سے رہنمائی اور حوصلہ ملتا رہا اور میں پوری طاقت سے آگے بڑھتا رہا۔ مجھے شروع سے ہی احساس تھا کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور مشکل بھی لیکن یہ بھی احساس تھا کہ اگر اب نہ ہو سکا تو پھر شائد کب ہوگا اور شائد اس انداز سے نہ ہو سکے کیوں کہ میں مولوی صاحبؒ کی زبان کے لہجے کو بھی سمجھتا ہوں، اُن کے خاندانی حالات، تعلیم اور دیگر معلومات کی شکل میں میرے پاس سچا اور قیمتی خزانہ موجود ہے لہٰذا اسے تحریری شکل میں عوام کے سامنے بھی آنا چاہیے۔ دوسری اہم بات یہ کہ میں کبھی کسی اہم شخصیت کے بارے اور پھر خاص کر مولوی صاحبؒ کے بارے کبھی کوئی ایسی بات نہیں تحریر کر سکتا جسکی صحت کے بارے میں مجھے شک ہو میری اُن کیساتھ محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لوں اور نہ ہی اپنی ذاتی خواہش کو سامنے لانے کی کوشش کروں۔ مجھے ہمیشہ حیرت ہوئی کہ بعض لوگ اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کی خاطر حالات و واقعات کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں جس سے تاریخ کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے اور اِس بات کا غلط اثر ہمیشہ آنے والی نسلوں پر پڑتا ہے اَور اُن کو تاریخ سے صحیح آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی تہذیب اور معاشرت سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہو سکتے۔ خیر اچھائی اور بُرائی کا ہمیشہ مقابلہ رہا مگر جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے اس لئے میں نے 1990ء میں مولوی صاحبؒ کے نام

نامی پر ایک تنظیم رجسٹرڈ کروائی اور ساتھ مطالعہ کا عمل جاری رہا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ فہم عطا کیا تا کہ میں چیزوں کو صحیح طریقے سے جانچ اور پرکھ سکوں میں نے کوشش کی کہ خصوصاً ہوشیار پور، جالندھر اور خطے کے دیگر اضلاع کی بولیوں کو سمجھ سکوں اسلامی تاریخ، متحدہ ہندوستان اور متحدہ پنجاب کے سارے علاقے کے بارے آگاہی حاصل ہو، یہاں کی برادریوں اور قبیلوں کے طرزِ زندگی، گفتگو کرنے کے سلیقے کو سمجھ سکوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مولوی صاحبؒ نے اپنے کلام میں کن کن زبانوں کو استعمال کیا، ان کے صحیح صحیح حالات زندگی رہن سہن، ان کا کن لوگوں سے ملنا اور ملنے کا انداز، اِن کی عادات، خاندانی حالات، ان کی شاعری کا معیار اور دوسرے شاعروں خصوصا صوفی شاعروں سے موازنہ اور شعراء میں اُن کی انفرادیت، ان کے بات کرنے کا انداز اور کلام کا معیار اُس کی گہرائی گیرائی اور اب تک جن لوگوں نے آپ پر لکھا ان کی سوچ اور ذہنیت ان کے عقائد و نظریات غرض اس سے منسلک ہر نوع کے معاملات کو سمجھنے کی جستجو کی جس میں اللہ تعالیٰ نے میری مدد اور رہنمائی کی اور مجھے فہم و فراست عطا کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال رہی اور مجھ پر انکشافات ہوتے رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ زبان کا لہجہ اور بولی ہر شخصیت کی اپنی رہنی چاہئے کیونکہ مختلف اضلاع میں پنجابی کے مختلف لہجے ہیں جنہیں محفوظ رہنا چاہیے اور کوئی خاص قسم کی پنجابی بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اس سے پنجابی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر چند ہم معنی الفاظ درج کرتا ہوں جیسے دیکھیا، ویکھیا- چند، چن- سفنا، سپھنا وغیرہ۔ مولوی صاحبؒ کا شاگرد سید روشن علی جب مالوہ میں اقامت پذیر ہو گیا تو اسکو لکھی گئی اپنی ایک چٹھی میں مولوی صاحبؒ ہوشیار پور اور مالوہ کی بولی کا یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

؎ ایتھے اسیں آہے اُتھے بنے آپاں جدوں بولیاں ہور دیاں ہور ہوئیاں

آپ کے زیر نظر کتاب ''سی حرفی سسی پنوں'' مولوی غلام رسول عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ شاہکار تصنیف ہے۔ اصلاحی حوالے سے مختلف دوستوں سے بات ہوتی رہی جس میں محمد عیص عابد صاحب پروفیسر مفتی عبدالرؤف صاحب علامہ نادر جاجوی صاحب احسان باجوہ صاحب قابل ذکر

ہیں یہ سب دوست احباب میرے پاس تشریف لاتے رہے اور مشاورت کا عمل جاری رہا ست پھل میں محمد عالم سے جہاں سہواً غلطی رہ گئی یا کوئی لفظ ان کی سمجھ میں نہ آ سکا اس کو میں نے اور محمد عیص عابد صاحب نے صحیح کیا۔ محمد عیص عابد نے چٹھیوں، حلیہ شریف حضور ﷺ، سسی پنوں، چوپٹ نامہ اور پندھ نامہ کی پروف ریڈنگ کے سلسلے میں میرے ساتھ مل کر بہت محنت کی اور بعض مشکل اشعار کو حل کیا بلکہ مشکل الفاظ کے معنی بھی حاشیہ میں تحریر کر دیئے تا کہ شائقین کو مولوی صاحب کے اشعار سمجھنے میں آسانی ہو جس سے اب ان کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔

راقم موصوف کی ان گراں قدر خدمات کا انتہائی ممنون ہے اور دل سے دعا ہے کہ جس جذبۂ عشق کے ساتھ انہوں نے ان کو سنوارنے میں محنت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ یہاں اُن پُر خلوص احباب کا ذکر نہ کروں تو ناانصافی ہو گی جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں مالی طور پر تعاون کیا۔ ان مہربان دوستوں میں محمد آصف صاحب، حاجی محمد سعید گجر صاحب، رانا فضل الرحمٰن صاحب، سجاد رسول صاحب، انعام اللہ صاحب اور محسن علی چٹھہ صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ میں ان دوست احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ایک اعلیٰ ترین مقصد کیلئے پرخلوص تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا خصوصی فضل و احسان فرمائے۔

اگرچہ راقم نے اس کتاب کی صحیح اشاعت میں پوری پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کہیں کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو تصحیح فرما کر راقم کو مطلع کر دیں تاہم اہل علم حضرات پر اس کی خصوصیت مخفی نہیں رہے گی۔ اصلاح کی کوشش جاری رہے گی۔

نذرانہ عقیدت بحضور حضرت مولوی غُلام رسول عالمپوریؒ

الف اللہ اَخلاص نہلایوں رنگیوں رنگ کمالی
واہ غُلام رسول پیارے تیری شان نِرالی
نفی اثباتوں پانی پاکے ایہ بوٹا ہریاویں
ضرب مُحبت والی دے کے بھیت عِشقدا پاویں
تیرا روپ نورانی دِسدا بولن لفظ نگینے
عالمپور نوں رنگ چڑھائے تیری سُخن زمینے
واہ واہ سُخن اُچیرا تیرا بات اندر دی پاویں
نور ندی دے مانک موتی باھر کڈھ لیاویں
وِچ پنجابی بولی سوہنیا توں ہیں سُخن پروندا
یوسف اتے زُلیخا والی جوگ ہجر دی جوندا
عشق مجازی پان حقیقی آپوں چاڑھ وکھاویں
بھیت عشق نوں بُرقعہ پاکے وؤہٹی سار بناویں
عشقوں کریں نتارا آپوں واہ واہ کھوجنہارا
در تیرے تے آن کھلوتا ایہ احسان وچارا
در آئے منگتے دے تایں خیر سُخن دی پاویں
میری سُخن کلامی تایں عشقوں پان چڑھاویں
توں ہیں سُخن کلاموں پورا بھیت اندر دا کھولیں
عشق حقانی پؤڑی لاکے مستی مستی بولیں
مینوں اپنا پُت بنا لے پت رہوے تد میری
میں احسان نمانا کوجھا پھسیاں رات ہنیری
توں ولیاں چوں قدر مقامی سجدے سُخن الاویں
لعل زمُرد ہیرے موتی لفظاں نال بناویں

تیرے بول مُحبت بھنے انبروں پکڑ اُتاریں
فہم فراست عقل دانائی بولاں نال چتاریں
سوہنا قصہ رچیا ہے توں اندر سُخن قُرآنوں
لفظ خیال تیرے توں تھلّے بولن آپ زُبانوں
چنٹھیاں راہیں بول کلامی بات رمز دی پاویں
بات مجازی رمز حقانی سبھناں نوں سمجھاویں
بولاں تایں رنگ چڑھادے کردے ساوے سُوہے
ایہ کملا احسان کھڑا ہے عالمپور دی جُوہے
تینتھوں ودھ سیانا کیہڑا اندر سُخن کلامی
رنگ فقردے رنگیں مینوں بُھلاں پاپ خنامی
خالی ہتھ نہ موڑیں مینوں سُخنوراں دے پیرا
دُنیا اندر نام کڈھاواں آپ بنادے ہیرا
تیری سُخن کلامی والی کیہ کرنی وڈھیائی
میں بے خبرا کُجھ نہ جاناں مینوں خبر نہ کائی
تینتھوں اج میں لے کے جانے سوھنے سُخن خزانے
میں جٹاں دا پُت کہاواں آکھاں بول زُبانے
توں مالک میں بالک تیرا ایہ ہے آکھ سُنایا
تیری دُھم دُہائی سُن کے عالمپور ھاں آیا
میں احسان ہے پینڈا کیتا خالی مول نہ جاواں
اِنج دی جوت جگادے پیرا جوتی جوت کہاواں

احسان باجوہ
گکھڑوالی، ڈاکخانہ قِلعہ کالروالا (قِلعہ صُوبہ سِنگھ)، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

سوانح حیات(Biography)

عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سُلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

پیدائش

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 5 ربیع الاوّل 1265ھ بمطابق 29 جنوری 1849ء بروز سوموار کو موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔آپؒ کی قوم گجراور گوت کسانہ تھی۔آپ کے والد محترم چوہدری مراد بخش اور آپؒ کی والدہ محترمہ رحمت بی بی تھیں۔مولوی صاحب والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔آپ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا مولوی صاحبؒ کی عمر ابھی تقریباً 12 سال تھی کہ آپ کے والد محترم بھی اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔

تعلیم

ظاہری طور پر باقاعدگی سے تحصیل علم کے بارے میں کسی طرف سے کوئی سراغ نہیں ملتا اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آپ علم لدنی یعنی (الہامی علم) سے مستفیض تھے۔اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل و کرم تھا تاہم ابتدائی تعلیم کے طور پر اپنے گاؤں کے مولوی حامد صاحب سے کچھ عربی اور فارسی کی کتب پڑھیں پھر کچھ علم قریب کے ایک گاؤں غلز یاں کے مولوی عثمان صاحب سے حاصل کیا۔

ملازمت

ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ میرپور کے پرائمری سکول میں بحثیت استاد پڑھانے لگے۔آپ نے میرپور کے پرائمری سکول میں بحثیت استاد 1864ء سے 1878ء تک 14 سال تعلیم دی۔1878ء میں آپ کا تبادلہ موضع مہیسر ہو گیا۔وہاں آپ نے 4 سال پڑھایا اور 1882ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر عالمپور آ گئے۔آپؒ نے تقریباً 18 سال بحثیت سکول اُستاد ملازمت کی اور جب آپ نے استعفیٰ دیا تو اس وقت آپ کی عمر تقریباً 33 سال تھی۔

نکاح واولاد

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کی تین شادیاں ہوئیں پہلی شادی موضع ڈُھوتاں تحصیل بھُونگہ ریاست کپورتھلہ میں ہوئی ان میں سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔دوسری شادی گاؤں سکرالا ضلع ہوشیار پور میں ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام ’’عائشہ بی بی‘‘ تھا۔تیسری اور آخری شادی گاؤں کھنیاں ودھایا کے رہائشی گلاب گجر کی بیٹی محترمہ زینب بی بی سے ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام خدیجہ بی بی تھا۔محترمہ خدیجہ بی بی کی اولاد دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں بڑا بیٹا عبدالطیف تقریباً 18 سال کی عمر میں پاکستان بننے سے قبل وفات پا گیا ان سے چھوٹے سعیدہ بیگم، مسعودہ بیگم، عبدالرشید اور رضیہ بیگم ہیں۔1947ء کے بعد محترمہ رضیہ بیگم کی شادی چوہدری غلام قادر سے ہوئی۔چوہدری غلام قادر موضع پھامبڑا تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ انڈیا کے رہنے والے تھے جو کہ پاکستان آکر ضلع لائل پور تحصیل سمندری میں آباد ہوئے بعد ازاں 1975ء میں گاؤں سے ترک سکونت کر کے لائل پور میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔بندہ صاحبزادہ مسعود احمد محترمہ رضیہ بیگم کا بیٹا ہے جبکہ محترمہ خدیجہ بی بی کا نواسا اور مولوی صاحبؒ کا پڑنواسا ہے۔

تصانیف

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا کلام میٹرک سے ایم اے تک پاکستانی نصاب میں شامل ہے آپ کی شخصیت اور کلام پر ڈاکٹر صادق جنجوعہ اور ڈاکٹر حفیظ احمد نے پی ایچ ڈی کی ہے۔آپ کا زیادہ تر کلام پنجابی میں ہے لیکن آپ نے بڑی اہم کتب اُردو، فارسی اور عربی میں بھی تحریر کی ہیں۔ آپؒ کی اب تک منظر عام پر آنیوالی کتب کا تذکرہ کیئے دیتا ہوں۔

(1) آپؒ نے سب سے پہلے ’’داستان امیر حمزہ‘‘ کی پہلی جلد پندرہ سال کی عمر میں تقریباً ایک ماہ میں 1281 ہجری بمطابق 1864ء میں مکمل کی جبکہ دوسری اور تیسری جلد بروز جمعرات 16 محرم 1286ھ بمطابق 29 اپریل 1869ء 8 بیساکھ 1926 بکرمی 20 سال کی عمر میں 2 ماہ میں مکمل کی۔جس کے اشعار کی تعداد تقریباً 20,000 ہزار ہے۔**(2)** دوسری کتاب ’’روح الترتیل‘‘

19 سال کی عمر میں 1285ھ بمطابق 1868ء کو مکمل کی جس کے اشعار کی تعداد 256 ہے۔
(3) حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ نے تیسری کتاب ''احسن القصص'' 24 سال کی عمر میں ایک ماہ میں 1290ھ مطابق 1873ء کو مکمل کی۔ **(4)** چوتھی کتاب ''مسئلہ توحید'' یہ اُردو نثر میں ہے جو آپ نے 29 سال کی عمر میں 17 ذیعقد 1295ھ مطابق 1878ء کو مکمل کی۔ **(5)** ''سی حرفی حلیہ شریف حضورﷺ'' 27 ربیع الاول 1297ھ مطابق 9 مارچ 1880ء موافق 28 پھاگن 1936 بکرمی بروز منگل بوقت عصر میراں و جانی موچی کی فرمائش پر تحریر کیا۔ اس وقت آپ کی عمر 31 سال تھی۔ **(6)** ''چٹھیاں'' مولوی صاحبؒ نے اپنے شاگرد سید روشن علی، دوست ہیرے شاہ اور صاحبزادہ غلام یٰسین کو منظوم چٹھیاں لکھیں۔ جو چٹھی آپ نے سید روشن علی کو لکھی ہے اس میں مولوی صاحبؒ خود فرماتے ہیں یہ نامہ بتاریخ 8 محرم 1300 ہجری بمطابق 26 کاتک سن 1939 بکرمی بمطابق 10 نومبر 1882ء بروز دوشنبہ (یعنی بروز سوموار) بوقت نیم روز (یعنی بوقت دو پہر) جانی موچی کی دکان میں بیٹھ کر بحالت درد چشم لکھا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر 33 سال تھی۔ **(7)** ''سی حرفی سسی پنوں'' یہ سی حرفی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔ **(8)** ''سی حرفی چوپٹ نامہ'' یہ سی حرفی بھی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔ **(9)** ''پندھ نامہ'' یہ منظوم ہے اور یہ ایک عورت کے راستہ دریافت کرنے پر لکھا گیا ہے۔ **(10)** مولوی صاحبؒ کی دسویں اور آخری تصنیف جواب تک سامنے آئی ہے وہ ''مآ رب الخاشعین'' ہے جو کہ اُردو نثر میں آپ کی دوسری تصنیف ہے۔ مآ رب الخاشعین آپ نے 1305ھ بمطابق 1888ء کو 39 سال کی عمر میں لکھی ہے۔

وفات

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 7 شعبان 1309 ہجری بمطابق 7 مارچ 1892ء بمطابق 24 پھاگن بروز سوموار کو 43 سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آپ کو موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور کے ہی قبرستان میں دفن کیا گیا اور وہیں آپ کا مزار اقدس ہے۔

تحریر و تحقیق: صاحبزادہ مسعود احمد

سی حرفی سسی پنوں

زیرِ نظر نسخہ کی تصحیح تو خود چوہدری عبدالعزیز صاحب ''داماد حضرت مولوی غلام رسول صاحبؒ'' نے نہایت محنت سے کی ہے جس سے اس کی شان دوبالا ہوگئی ہے۔ راقم الحروف صاحبزادہ مسعود احمد نے اس کا از سرِ نو جائزہ لیا اور جہاں کتابت کی کوئی غلطی پائی اُس کی تصحیح کی اور مشکل الفاظ کے معنی درج کر دیئے ہیں۔ اُمید ہے کہ اب آپ بہتر طور پر لطف اندوز ہو سکیں گے۔

سسی پُنوّں

الف: اچنت سجن گل باہیں نی میں سیج پُھلاں بھر سُتی
جاں جاگی شوہ نال نہ پایا نی میں رہیاں نیند وگتی
یار وچھنیاں اَکھیں رُنیاں بھاہ سڑدی سیج کُرتی
اکھیں کھول غلام رسولا سسی کُوکے لُٹی لُٹی

ب: برہوں دے قہر دوگاڑے میرے دل وچہ کاری لگے
کر گھائل سِٹ گئے شکاری کی جاناں کِت وَل وگے
کرکے جُدا پنوں تھیں مینوں میرے دُکھاں نے سُکھ ٹُھگے
دیکھ غلام رسول سسی نوں جہڑی مردی مرنوں اگے

ت: تپ دے دو نین تتی دے رَت وہندے پرنالے
کھڑی پُکارے کر کر نعرے دُکھ پاگئے ہوتؔ[1] رذالے[2]
نہ چھڈ جائیں پنوں یارا مینوں آ مڑ لے چل نالے
لے پیغام غُلام رسولا میرے یار دے کریں حوالے

ث: ثبوتی تے صبر تسلی نی میں وِیچ وہاجیاں آہیں
لالچ نیند وگتّا سوہنا میں ہن رونیاں اُبھے ساہیں

[1] بلوچ قوم کی ایک گوت ہے۔ [2] کمینے، بدذات

جنہیں راہیں میرا پنوں ونجیا میں ونج مِلساں انہیں راہیں
جا آکھ غُلام رسُول سجن نوں سوہنیا مار موئی نوں ناہیں

ج: جگا نہ رخصت ہویوں جاں توں دھریا پیر کچاوے
کیوں توں مینوں خبر نہ کیتی جدوں لاہے گلوں گلاوے
بے ترسا کیوں ترس نہ کیتا میرے دل نوں لا پچھتاوے
دیکھ غُلام رسُولؔ سسی دے نین بلن وچہ ہاوے

ح: حوالے کر کس دے مینوں وے توں چھوڑ پیوں اُٹھ راہیں
ہن رت رُنّی دید وچھنّی کھڑی کُوکاں لمیں باہیں
مست بلوچا موڑ مُہاراں مڑ سن لے میریاں آہیں
وانگ غلام رسُول وجوگن سسی روندی آہیں ڈھاہیں

خ: خطائیں بخش اسائیں اساں کیتیاں بے ادائیاں
جو کیتا توں چنگا کیتا اساں خود کیتیاں بھر پائیاں
کیوں کہنے دی جا نہ میری وے میں منیاں بے پروائیاں
کر دیاں ناز غُلام رسُولاؔ جیہڑیاں شہ نے آپ بولایاں

د: دکھیں میں گھائل ہوئی مینوں چاہڑیا درد مروڑا
میں وانگوں کونج دُکھی کرلانی میرا ہوت گئے لے جوڑا
شالا جاں وچھنّے تے دکھ رُنّے سانوں پیّا جنھاں وچھوڑا
غُلام رسُولؔ جنھاں پی وچُھنّے اوہ پھر کد روون تھوڑا

ذ: ذرا دل صبر سیوّ میرا آہیں گُھل گیا پتّا
دُنیا ، دین ، ایمان سنے دل میں چا پنوں ہتھ دِتا
ہوش حواس کیتے قربانی سوہنا کیوں ہو گیا پستّا

غُلام رسُولؔ اوہ ہرن[1] صبوری[2] جس تے پیا برہوں دھا[3] چِتّا[4]

ر: رووان میں رو مُکھ دھواں نی توں ورج نہ میریئے مائے
پنوں یار گیا گھت دُکھیں میرے روون دے دن آئے
لب پیلے اج نین رنگیلے گل زُلفاں کنڈل پائے
غُلام رسُولؔ سسی دیاں چیخاں دل سنگاں سل پائے

ز: زار و زار سسی پئی روندی اماں پکڑ پلو کھلیارے
نہ کر پچھا ایہو جیہاں دا جیہڑے پاپ کرن ہتھیارے
ندیاں چیر ملیندے ساجن تے ایہہ گل تھیں لا سدھارے
غُلام رسُولؔ کی پیت تنہاں دی جہڑے درد نہ ونڈن ہارے

س: سبھا کُجھ میں تج چکیاں نی میں چھوڑے ناز نہورے
وڈیائیاں تے مان تکبر سب رخصت کر کر ٹورے
تے اک یار نہ ٹوریا ہتھیں جیہڑا میں پر کر گیا زورے
غُلام رسُولؔ پُنوّں دی راہیں سسی کرن لگی ہٹکورے

ش: شباشب ہوت سواری نی اوہ تھل مارو لنگھ گیّا
ونج مِلن کد ڈاچیاں والے نی تُوں بہ جا ہٹ جا دھیّا
تے تُوں پندھ نہ پیوں عمر ساری وچہ اج کیہی مصیبت پیّا
غُلام رسُولؔ سسی دے سر تے اج بنیا سخت قضیّا

ص: صبر دل میریوں چلیا تے ہن میرا نہیں ٹِکانا
عِشق امانت میں سر دھریا جے دُھر اپڑے تاں جانا

[1] اُڑنا، چرانے کا فعل، چلے جانا، جاتا رہنا نشہ کا، مرگ، آہو۔ [2] صبر، شکر، قناعت، صلہ، ہمت۔ [3] ڈھول وغیرہ بجنے کی آواز، پٹنے کی آواز، کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز، مصروف، مشغول۔ [4] شیر کی قسم کا درندہ، داغ، دھبہ، ضد، تکرار، ایک دوائی جو خون اور بلغم صاف کرتی ہے۔

چھڈ یارا میں بے وس ہویاں کیتا خونی عِشق دھگانا
انت غُلام رسُولؔ سسی نے ونج جانا خوف نہ کھانا

ض: ضرور میرا من کہنا نی توں جا نہ پرے پریرے
کی شے ہوت گیا کی ہویا ایتھے پنوں جہئے بہترے
ریگستان تنور تھلاں دے مت سڑ بل ہوسیں بیرے
غُلام رسُولؔ سسی نہیں ہٹدی ہن ورجیاں تیرے میرے

ط: طعنے سن رُنی سسی نی توں کی مائے فرمایا
پنوں جہیا مست رنگیلا کسے کد ست پتری جایا
دونویں عالم تے دِل دُکھیں بھریا میں پنوں توں گھول گھمایا
غُلام رسُولؔ ایتھے پنوں باجھوں سسی کوکے ہور نہ آیا

ظ: ظالم عشق دھگانا کیتا سسی پاڑ پلو اُٹھ دھائی
کھوجے کھوج پنوں دی راہیں او کردی گئی دوہائی
پَیر ننگے اَتے مہندیوں رنگے وچہ کنڈیاں پھرے دبائی
ہور غُلام رسُولؔ برہوں دے چڑھ سورج لاٹ وگائی

ع: عنایت کریں بلوچا سسی رو رو کوک پکارے
تیز روانی ڈاچی والیا مینوں دیندا عشق ہولارے
میں برہوں بھج بالن ہویاں وچہ تھل بھکدے انگیارے
غُلام رسُولؔ دن محشر وانگوں چُھٹے سورج دے لشکارے

غ: غماں تے درداں والے مینوں پائے عشق سیاپے
لنکا واہ تھلاں دیاں ریتاں میرا تن من تاندیاں تاپے
پُنّوں تاوَ دِتا وچہ سینے وے توں چمکیا آپے آپے

غُلام رسُولؔ پکارے سسی مینوں نج جنیدے ماپے

ف: فراق دے درداں مینوں اگ بلدی وچ جھوکو
لال رتوں بھر مالا چپنی تسیں جھمنیاں دِیو نوکو
بھریا نور پنوّں دا محمل کتے جاندا دیکھیا لوکو
غُلام رسُولؔ سسی برہوں سڑدی تسیں نہ سڑدی نوں روکو

ق: قرار تسلی میری وے توں لے پنُوّں کتھے چھُپیا
چڑھی دوپہر تے چمکیا سورج تھل مارو دوزخ تپیا
وے میں سڑدی بلدی کولے ہوندی تاں بھی نام تیرا ہی جپیا
غُلام رسُولؔ کی وس سسی دے ایس عِشق اندر جگ کھپیا

ک: کرم دیاں موڑ مہاراں پنُوّں سن لے میریاں آہاں
توں توڑ وچھوڑی وے میں پچھے دوڑی تیرا اجے بھی قدم آگاہاں
دیکھ اکھیں نالے سن لے کنیں میرے جان کندن دے ساہاں
غُلام رسُولؔ پیا نیڑے وَسدا تیریاں جاندیاں دُور نگاہاں

ل: لبیں دم دندیں پلو بھر اکھیں لہو پلٹیا
میرے نین پران حیاتی گھٹ گئی دُکھ برہوں ذرا نہ گھٹیا
نی میں گھٹ دی گھٹ دی گھٹے رُلیاں ایہو عِشق تھیں کھٹیا وَٹیا
غُلام رسُولؔ جنہاں عشقے پھٹیا تنہاں تپ دا لوہا چٹیا

م: مریندی تے تڑفیندی سسی ڈِگ ڈِگ پوَے بیچاری
سڑ گئے پیر کلیجہ بھجا سینے وگ دی دَرد کٹاری
دُھپ پیاس نتانی کیتی پر اوہ ثابت دموں نہ ہاری
غُلام رسول سسی چچلانی لے ہوت پنوں میں واری

ن: نکھٹ حیاتی چلی اَجے قدم اَگاڑی دھردی
لے پنوں تیرے گھر دی بردی دُکھ جردی عذر نہ کردی
اس دلبر دی واہ بے دردی جس آن نہ دیکھی مردی
غُلام رسُولؔ وچہ عشقے سسی کائی داغ لگن تھیں ڈردی

و: ویلا جاں چھیکڑ آیا سسی دیکھیا اک چروالے
اوتھے دوڑ پجُی پچُھے دس بھراوا رِکتول ہوت لنگھے متوالے
وچہ اونہاں میرا پنوں وگیا مینوں دے گیا دیس نکالے
سُتی چھوڑ غُلام رسُولاؔ میتھیں کر گیا ٹال مٹالے

ہ: ہجر تپائی جند لب تے آئی سسی رو رو کر دی نالے
ایہہ لے لوتھ امانت رکھیں میرے یار دے کریں حوالے
ایہہ گل بول جھڑی دَم ٹُٹا ہن کر گئے تم کسالے
غُلام رسُولؔ دبائی قبرے سسی رو رو بھیڈاں والے

لا: لباس بدن لاجندڑی قول پنوں تھیں کر دی پکّا
حج چلی اج منزل پُنی سسی تھل وچہ پالیا مکّہ
میں اپنیاں لائیاں توڑ نبھائیاں توں بھانویں دیہہ دھکا
غُلام رسُولؔ ہن جاگیا پنوں تک رہ گیا ہکا بکا

الف: اُداس سجن بن پنُوں اوہدے نین لہو بھر آئے
جاتا حال جو ہوت ستمگر مینوں سسی تھیں توڑ لیائے
موڑ مُہار پچھاڑی وگیا ہن ہوتاں دی پیش نہ جائے
غُلام رسُولؔ بھٹھ لوندے تھل وچہ پنوں رو رو نیر چلائے

ی: یاری دے وچہ خواری بند پنوں دی مُول نہ ٹُٹی
اگے قبر ڈھٹھی چراوہے پُچھیا ایتھے کون دبی دُکھ لُٹی
سُنیا حال تے نعرہ کیتا وچوں قبر سسی دی پھُٹی
غُلام رسُولؔ وچہ جھڑیا پنوں اُتوں قبر ملی جند چھُٹی